سوال

(115) نماز میں کثرت حرکات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری مشکل یہ ہے کہ میں نماز میں حرکات بہت کرتا ہوں ۔ میں نے سنا ہے ایک حدیث ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس نے نماز میں تین سے زیادہ حرکات کیں تو اس کی نماز باطل ہوجائے گی ۔ کیا یہ حدیث صحیح ہے ؟ نماز میں فضول حرکتوں سے کس طرح نجات حاصل کی جائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مومن کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ پوری توجہ ،انہماک اور قلبی وجسمانی خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرے خواہ وہ فرض ہو یا نفل کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد گرامی ہے :

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ١ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ٢ ... سورة المومنون

''یقیناً ایمان والے کامیاب ہوگئے جو نماز میں عجزونیاز کرتے ہیں ۔ ''

اور نماز کو پورے اطمینان وسکون سے ادا کرے ۔ اطمینان نماز کے ارکان وفرائض میں سے بے حد اہم ہے ،جس شخص نے اطمینان وسکون کے بغیر برے طریقے سے نماز کو پڑھی تھی تو نبی کریم ﷺ نے اس سے یہ فرمایا تھا ''واپس لوٹ جاو اور دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز پڑھی ہی نہیں ہے ۔ ''جب اس طرح تین بار ہوا تو اس آدمی نے عرض کیا ''اس ذات کی قسم !جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے ،میں اس سے زیادہ اچھے طریقے سے نماز ادا نہیں کرسکتا ،مجھے نماز پڑھنے کا طریقہ سکھا دیجئے ۔ ''

تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا ''جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو خوب اچھے طریقے سے وضو کرو ،پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہو ،پھر جو آسانی سے ممکن ہو قرآن مجید پڑھو ،پھر خوب اطمینان سے رکوع کرو ۔ پھر رکوع سے سر اٹھاو اور بالکل سیدھے کھڑے ہوجاو ،پھر خوب اطمینان سے سجدہ کرو ،پھر سجدہ سے سر اٹھاو اور اطمینان سے بیٹھ جاو ،پھر بے حد اطمینان سے سجدہ کرو ،پھر ساری نماز ہی اسی طرح اطمینان (وسکون) سے ادا کرو ۔ '' (متفق علیہ)

صحیح حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ طمانینت نماز کا اتنا بڑا رکن اور فرض عظیم ہے کہ اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی ،جو شخص ٹھونگیں مارے اس کی نماز نہیں ہوتی ۔ خشوع وخضوع نماز کا خلاصہ اور روح ہے ،لہذا مومن کو چاہئے کہ وہ نماز کا خصوصی اہتمام کرے ،خوب ذوق شوق سے نماز ادا کرے ۔ یہ کہنا کہ اگر تین حرکتیں ہوگئیں تو وہ طمانینت اور خشوع کے منافی ہیں تو اس کا نبی کریم ﷺ کی کسی حدیث سے کوئی ثبوت نہیں ہے بلکہ یہ بعض اہل علم کا قول ہے اور اس کے لئے کوئی قابل اعتماد دلیل نہیں ہے ۔

ہاں !البتہ نماز میں حرکات فاضلہ مثلاناک ،داڑھی اور کپڑوں وغیرہ کے ساتھ کھیلنا اور مشغول ہوجانا مکروہ ضرور ہے ،اور اگر اس طرح کے فضول کام نماز میں کثرت اور تواتر سے ہوں

تو اس سے نماز باطل ہوجائے گی اور اگر حرکت ایسی ہو کہ اسے عرف میں زیادہ نہیں بلکہ کم ہی سمجھا جاتا ہو، یا زیادہ تو ہو مگر متواتر نہ ہو تو اس سے نماز باطل نہ ہوگی لکن مومن کو چاہیئے کہ نماز میں خشوع وخضوع کی حفاظت کرے اور فضول حرکتوں کو چھوڑ دے خواہ وہ کم ہوں یا زیادہ ،تاکہ نماز کو تمام وکمال انداز میں ادا کرسکے ۔

اس بات کی دلیل کہ عمل قلیل ،حرکات قلیلہ اور متفرق وغیر متواتر عمل وحرکت سے نماز باطل نہیں ہوتی ، یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آنے پر دروازہ کھول دیا تھا اور اسی طرح حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دن اپنی نواسی امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا کو گود میں اٹھا کر نماز پڑھائی ،جب آپؐ سجدے میں جاتے تو اسے اتار (بیٹھا) دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے تھے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص246

محدث فتویٰ